یادِ رفتگان
خود نوشت سوانح

حضرت مولانا عبد اللطیف بالاکوٹیؒ

گزشتہ ماہ، بقیۃ السلف، بزرگ عالم دین، قافلہ ولی اللہی کے نذر سپاہی حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹیؒ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے ان للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم جید عالم دین، صاحب دل بزرگ تھے ملک میں نفاذ شریعت، اسلامی تعلیمات کے فروغ اور فرق باطلہ کے تعاقب میں ہر میدان میں اپنے اکابر کے ساتھ رہے تحریک نفاذ شریعت بل، متحدہ شریعت محاذ متحدہ علماء کونسل متحدہ دینی کی تمام تحریکات میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا بھرپور ساتھ دیا دارالعلوم دیوبند میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ سے انہیں شرف تلمذ حاصل تھا وہ اس کو اپنے لیے افتخار سمجھتے تھے بادشاہی مسجد سرائے عالمگیر میں خطیب تھے وہیں درسگاہ قائم کی تعلیمی سلسلہ کو فروغ حاصل ہوا مسجد کو تنگ دامنی کی شکایت ہوئی تو شہر سے باہر وسیع زمین پر عظیم جامعہ قائم کردیا جو اب علاقے بھر کی ایک علمی و دینی مرکزی درسگاہ بن گئی ہے ان کے صاحبزادے حضرت مولانا جمیل احمد مدظلہ نے اُن کی اپنی خود نوشت مختصر سوانح بھیجی ہے ذیل میں وہی نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

میری سن ۱۹۲۰ء میں پیدائش اپنے آبائی گاؤں بھنگیاں تحصیل بالاکوٹ ضلع مانسہرہ ہزارہ میں ہوئی اڑھائی سال کی عمر میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور والدہ محترمہ نے پرورش کی سن ۱۹۳۳ء میں تعلیم کی ابتداء کی۔ قلندر آباد کے قریب ایک گاؤں بنام باندی ڈھونڈاں کا گھر سے پہلا سفر تھا گلستان اور بوستان پڑھتا تھا۔ اس سے پہلے کی فارسی کی کتابیں اپنے دادا صاحبؒ میاں جمال الدینؒ سے پڑھی تھیں۔ وہ فارسی میں صاحب فن بزرگ تھے۔ اس وجہ سے مجھے اگلی کتابیں پڑھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ تقریباً چھ ماہ کے قریب وہاں رہ کر واپس شوہال معز اللہ خاں میں حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ جو کہ بعد میں حسہ میں بسلسلہ امامت تشریف لے گئے تھے۔ وہاں میں نے تقریباً سات سال کا عرصہ گزارا۔ اس وقت میں فقہ، فارسی، صرف اور نحو کا چرچا تھا۔ میں نے اول آخر کتابیں اور فارسی ثانی آخر صرف ثانی آخر نحو ثانی آخر شرح جامی تک ان سے ختم کیں اور تقریباً ڈیڑھ سال ان کی نگرانی میں پڑھایا۔ بعد میں ان کی اجازت سے لاہور آیا اور مختلف مدارس میں گھوم کر تقریباً چھ ماہ کا عرصہ مشکل گزارا۔ بعد میں وہاں سے ضلع فیصل آباد میں ایک مدرسہ بنام پیر صلاح الدین صاحب مرحوم کا تھا جو کہ سنڈیاں والا اسٹیشن کے قریب تھا۔ وہاں حضرت مولانا محمد عظیم صاحبؒ جو کہ میانوالی شہر کے رہنے والے اور وہ واحد استاذ ہیں جو کہ ہر فن مولانا تھے ان کے پاس مشکوٰۃ شریف، شرح جامی اور ترمذی شریف پڑھیں۔ تقریباً دو سال کا عرصہ وہاں گزارا۔ بعد میں حضرت مولانا عبد الخالق صاحبؒ اس وقت نڑھال تحصیل کبیر والا میں پڑھاتے تھے۔ وہاں چلا گیا۔ ملا حسن صدرا سے شروع کیا میر زاہد جلال اور کچھ

قاضی ان سے پڑھا۔ بعد میں وہ دارالعلوم دیوبند میں بحیثیت مدرس اعلیٰ کے منصب پر تشریف لے گئے۔ تو باقی کتب امور عامہ شمس بازغہ حمد اللہ کی تکمیل حضرت مولانا علی محمد صاحبؒ شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والا سے کی۔ یہ نہایت قابل اور ان کے خصوصی شاگرد تھے۔

۱۹۴۵ء میں دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث میں داخلہ لیا۔ ترمذی شریف اور بخاری شریف کا کچھ حصہ حضرت مولانا سید فخرالدین صاحبؒ مرادآبادی سے پڑھا۔ باقی حضرت شیخ العلامہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ سے پڑھیں۔ ابوداؤد حضرت مولانا محمد ادریس صاحبؒ سے، مسلم شریف حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ بلند شہری سے، نسائی شریف حضرت مولانا فخرالحسن صاحبؒ سے، ابن ماجہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانیؒ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک والوں سے اور موطا امام محمد حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھے نمبروں پر پاس ہوا۔ جب گھر آیا تو تقریباً سال بعد ملک تقسیم ہوگیا۔ میں نے راولپنڈی مسجد ونڈی والی رتہ امرال میں امامت اختیار کی اور وہاں یہ تھا کہ پرانی طرز پر تقریباً پینتیس ۳۵ یا چالیس ۴۰ کے قریب طلباء تھے۔ جن کو مختلف فنوں کی کتابیں پڑھاتا رہا۔ ان کے کھانے کا بندوبست اسی محلہ کی وہ روٹیاں تھیں جن کو وہ جا کر ایک ایک ٹکڑا جمع کرتے تھے۔ تقریباً سات سال کا عرصہ گزر گیا تو یہاں سے گھر واپس ہوگیا۔ وہاں جا کر کچھ عرصہ تجارت کا کام شروع کیا۔ اور اس عرصہ میں تدریس کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔

ایوبی دور میں بی۔ ڈی ممبری میں حصہ لیا۔ نہایت اعلیٰ درجہ پہ کامیابی حاصل کی۔ لیکن یہ محسوس ہونے لگا کہ علم تو کجا بلکہ ایمان بھی تباہ ہو جاوے گا تو چھوڑ دی اور استعفیٰ دے دیا۔

۱۹۶۱ء میں شاہی مسجد سرائے عالمگیر میں خطابت اختیار کی اور یہاں آنے کے بعد تقریباً چھ سال مولانا عبداللطیف صاحب جہلم والوں کے مدرسہ میں پڑھاتا رہا۔ بعد میں اس کو چھوڑ کر اپنے مدرسہ کا سلسلہ شروع کیا۔

سیاست میں طالب العلمی کے زمانہ سے تقسیم ملک کے عرصہ تک احرار میں کام کیا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے زیر سایہ ہر حکم کی تعمیل کی۔ جب مولانا غلام غوث صاحبؒ نے جمعیۃ علماء اسلام کو بنایا مفتی صاحبؒ اور ان درمیان اختلاف پیدا ہونے لگے تو خوب ان کی رضا کاری کی۔ جب دونوں اللہ کو پیارے ہوگئے تو حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہم کی جماعت میں شامل ہوگیا۔ اور خود خدمت ہو سکی وہ کی۔ شروع سے لے کر کوئی ایسی دینی تحریک نہیں جس حصہ نہ لیا ہو۔ ذالک فضل اللہ۔